السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نیت احرام کے دو نفلوں کا جواز؟ کتاب جلد اوّل ص : ۱۹، میں ہے کہ اگر نماز کا وقت نہیں تو احرام کی نیت سے دو نفل پڑھو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنے کے لیے نکلے۔ مسجد (ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حج کا احرام باندھا۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الحج، بَابُ وَقْتِ الاِحْرَامِ، رقم : ۱۷۷۰۔ مسند احمد، (ج : ۱، ص : ۲۶۰)، رقم: ۲۳۵۸

تجلیاتِ نبوت (مؤلف و تخریج مولانا صفی الرحمن مبارکپوریؒ) میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا۔ اعلان کرنے پر مدینہ میں بہت سے لوگ جمع ہوگئے۔ (مسلم : ۱/ ۳۹۴) ہفتہ کے دن ۲۶ ذوالقعدہ (فتح الباری : ۸/ ۱۰۴) ظہر کی نماز کے بعد چل کر عصر سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ کر دو رکعت عصر پڑھی پھر وہیں رات گزاری۔ (صَحِیحُ البُخَارِی، بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِی الحُلَیفَةِ حَتّٰی أَصْبَحَ، رقم : ۱۵۴۶، بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالاِہْلَالِ، رقم: ۱۵۴۸) صبح ہونے پر فرمایا (کہ آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والے نے کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو کہ حج میں عمرہ ہے۔ (صَحِیحُ البُخَارِی، بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : العَقِیقُ وَادٍ مُبَارَکٌ، رقم: ۱۵۳۴، و ۲۳۳۷، ۷۳۴۳

معلوم ہوتا ہے کہ اسی روایت سے اخذ کیا گیا ہے کہ احرام کی نیت سے دو نفل ادا کیے جائیں مگر بعض علمائے کرام (پاکستانی و سعودی) سے معلوم ہوا کہ احرام کی نیت سے دو نوافل سنت نہیں یعنی صراحتاً اس کا ذکر نہیں ملتا بلکہ اس روایت میں بھی ایسا نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ فرشتے نے صبح کی نماز کا اشارہ دیا ہو کہ بجائے مسجد کے اسی مبارک وادی میں ادا کرلیں اور پھر احرام باندھیں۔ چناں چہ بخاری کے ابواب (بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِی الحُلَیفَةِ حَتّٰی أَصْبَحَ، بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالاِہْلَالِ اور التَّلْبِیَة) کی روایات سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے بعد اونٹنی پر سوار ہو کر احرام باندھ کر تلبیہ پکارتے۔ آپ ﷺ نے زندگی میں کئی دفعہ احرام باندھا تو ان کے متعلق صراحتاً حکم یا عمل نہیں (ملتا کہ نیت احرام کے دو نفل ادا کیے جائیں۔ وضاحت فرما دیں کہ کس حوالے سے اسے سنت تصور کیا جاسکتا ہے؟ (سائل : ڈاکٹر عبید الرحمن چودھری) (۶ اپریل ۲۰۰۷ء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احرام کی نیت سے دو نفل نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(وَلَمْ یُنْقَلْ عَنْہُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) أَنَّہُ صَلَّی لِلاِحْرَامِ رَکْعَتَیْنِ غَیْرَ فَرْضِ الظُّھْرِ ۔' (زاد المعاد : ۲/ ۱۰۷'

''نبی ﷺ سے منقول نہیں کہ آپ ﷺ نے احرام کی نیت سے دو رکعتیں پڑھی ہوں سوائے ظہر کے فرض کے۔''

اور ''سنن ابی داوٗد'' کی روایت میں جو یہ الفاظ ہیں:

(فَلَمَّا صَلّٰی فِی مَسْجِدِہٖ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَکْعَتَیْہِ' (سنن اَبِی داوٗد، بَابٌ فِی وَقْتِ الْاِحْرَامِ، رقم : ۱۷۷۰'

''جب آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعتیں ادا کیں'' سے مراد ظہر کی قصر نماز ہے اور مولانا کی تشریح بہ نیت نماز احرام محل نظر ہے۔ بوقت احرام جس نماز کا ذکر ہے وہ ظہر کی نماز ہے۔ جس طرح کہ طرق حدیث میں اس امر کی تصریح موجود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد : 3، کتاب الصوم : صفحہ : 349

محدث فتویٰ